مولود شریف (قلمی)
غوث محمد شاہ

اجمل مہار ابن اکبر*

Abstract:
The enclosed script has been acquired from Ishfaq Ahmad Qureshi, the grand maternal son of Ghous Muhammad Shah, who is a teacher in the Govt. boy's high school No. 1 in Bakhar. This script (Makhtuta) contains Maulood Sharief which is incomplete and is quite mutilated. It denotes that it was composed between 19th and 20th century A.D. because Ghous Muhammad Shah's year of birth is 1886 and he died in 1933.
Its study shows that it is in the form of Moulood Sharief, and important form of poetry critical survey of Naat, and Maulood includes the definition tradition and style of this form. Along with critical appreciation of this form and its traditions it includes an index and explanatory notes and references which are helpful to understand and evaluate this piece of literature.

حضرت غوث محمد شاہ کا سن پیدائش ۱۳۰۴ھ بمطابق سن عیسوی ۱۸۸۶ء ہے۔ آپ ہاشمی قریشی ہیں قریشیاں والا گڈولہ بھکر سابقہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے رہائشی تھے۔ آپ کی ۴ بیٹیاں جبکہ نرینہ اولاد کوئی نہ تھی۔ ایک بیٹی مولانا حسین بخش چاریاری (پاک گیٹ، ملتان) کی اہلیہ تھیں۔ سفید پوش بزرگ تھے تمام عمر ریاضیت وعبادت میں گزاری آپ کی اولاد سے کچھ اور اللہ والے بھی ہو گزرے ہیں۔ آپ نے ۸ شوال المکرّم بروز بدھ ۱۳۵۱ ہجری بمطابق ۱۹۳۳ عیسوی ۴۷ برس کی عمر میں وفات پائی اور بھکر کے قدیمی قبرستان مخدوم عثمان میں دفن ہیں۔ (۱)

آپ کی قبر کے کتبہ پر یہ تحریر ہے

یارب تیری رحمت کا اُمیدوار آیا ہوں
منہ ڈھانپ کر کفن سے شرمسار آیا ہوں

مرحوم مغفور غوث محمد شاہ رحمتہ اللہ علیہ
ولد پیر احمد شاہ قریشی سکنہ بھکر، عمر ۴۷ سال
وفات بروز بدھ ۸ شوال المکرّم ۱۳۵۱ھ (۲)

* ریسرچ سکالر، سرائیکی ریسرچ سنٹر، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔

نعت

نعت (ع - بالفتح) مونث - یہ لفظ بامعنی مطلق وصف ہے۔ لیکن اس کا استعمال آنحضرتؐ کی ستائش وثنا کے لئے مخصوص ہے۔ نعتیہ - صفت وہ نظم جو نعت میں ہو۔ (۳)

نعت (ع) (۱) صفت - تعریف

(۲) تعریف کرنا

(۳) خاص کر آنحضرتؐ کی تعریف (۴، ۵)

سید قاسم محمود لکھتے ہیں

صفت وثنا، تعریف وتوصیف، مجازاً رسول کریمؐ کی توصیف۔ حضورؐ کی ذات اقدس سے مسلمانوں کو جو محبت، عقیدت اور شفتگی رہی ہے اور اُنہوں نے جس طرح آپؐ کے سوانح، حالات، ارشادات فرمودات حلیہ وشمائل، اخلاق وعادات اور معجزات کو محفوظ کر دیا ہے۔ ذکر الٰہی کے بعد ذکر رسولؐ کو افضل ترین عبادت کہا گیا ہے۔ فارسی اور اُردو میں حضورؐ کی تعریف وتوصیف کے بارے اشعار کو نعت کہا جاتا ہے، جو عربی میں مستعمل نہیں، عربی میں ایسے کلام کو مدح النبی ﷺ کہتے ہیں۔ (۶)

قاری محمد مصلح الدین صدیقی ''جمالِ حرم'' میں کہتے ہیں

حضورؐ سرور کائنات فخر موجودات کی نعت کا سلسلہ ویسے تو بڑا قدیم ہے، آسمانی کتب میں حضور کی نعتیں جگہ جگہ موجود ہیں۔ انبیاء کرامؑ نے اپنی اپنی اُمتوں کے سامنے حضور اکرمؐ کی نعتیں بیان کیں۔ تاریخ العرّب میں اس کی

---

i) عربی اردو لغت، مولانا وحید زمان قاسمی کیرانوی کے مطابق (ن - ع) نَعَتہٗ - نَعتاً: تعریف کرنا صفت بیان کرنا۔
القاموس الوحید (عربی اردو لغت) ادارہ اسلامیات، لاہور - کراچی، جون ۲۰۰۱ء، ص: ۱۶۷۰

ii) جاوید احسن خان نے ''نعتیہ شاعری کا تنقیدی مطالعہ'' میں عربی زبان میں نعت گوئی کی روایت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے
عربی زبان میں نعت گوئی کی ابتداء میلاد النبیؐ اور بعثت کے ساتھ ہی ہو گئی تھی۔ اشاعت اسلام کے ساتھ ساتھ عربی زبان کو وسعت نصیب ہوئی اور قرطبہ سے ملتان تک عربی زبان میں شعر کہنے والے پیدا ہوئے۔ ان شعراء نے اپنی مقامی زبانوں کے علاوہ عربی زبان مین نعتیہ شاعری کو فروغ دیا۔
فہرست میں معروف علماء ومشائخ نعت گو شعراء میں ۲۱ ناموں کا حوالہ موجود ہے۔ جبکہ برصغیر پاک وہند کے عربی نعت گو شعراء میں ۲۴ ناموں کا حوالہ موجود ہے۔
فی احسن تقویم (عربی زبان میں نعت گوئی کی روایت) سلیمان اکیڈمی، دیرہ غازیخان، ۱۹۹۷ء، ص: ۶۹-۷۳

iii) ہم با آسانی کہہ سکتے ہیں کہ نعت عربی زبان کا لفظ ہے جو فارسی میں مستعمل ہوتا ہوا اردو اور علاقائی زبانوں میں آیا۔ سرائیکی زبان میں شعراء نے انہی معنوں میں ''نعت'' لکھیں۔

تفصیلات بکثرت نظر آتی ہیں، جو اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ حضورؐ پُر نور کی مدحت و نعت کا سلسلہ ہر دور میں جاری رہا۔(۷)

جاوید احسن خان ''فی احسن تقویم'' میں نعت کی تعریف بیان کرتے ہیں

نعت سے مراد انبیاء و رسل بالخصوص سرور کائنات حضرت محمدؐ کے حضور ہدیہ تعظیم و تکریم، نذرانہ، درود و سلام اسوہ حسنہ کا بیان اور مقاصد رسالت کا ابلاغ۔

نعت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی کسی عمدہ شے یا عمدہ صفات کے مالک شخص کی تعریف و توصیف بیان کرنا ہیں۔ڈاکٹر ریاض مجید کی تحقیق کے مطابق احادیث رسول اور شمائل نبوی میں نعت کا لفظ اپنی مختلف نحوی اور صرفی صورتوں میں قریباً پچاس مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ یہاں یہ لفظ اپنے متنوع مفاہیم اور مختلف معنی میں نظر آتا ہے۔(۸)

ابنِ اثیر (۵۴۴-۶۰۶ھ) نے پہلی مرتبہ لفظ نعت کو مطلق وصف کی عمومیت سے نکال کر اسے حضور اکرمؐ کی تعریف و توصیف سے وابستہ کیا ہے اور اسے موجودہ اصلاحی مفہوم میں پیش کیا ہے۔(۹)

مولد

مقام پیدائش، تاریخ پیدائش، کسی پیغمبر یا بزرگ کی ولادت کا دن۔(۱۰)

میلاد

پیدائش کا دن، وہ مجلس جن میں حضورﷺ پیغمبر اسلام کی پیدائش کا بیان ہو، مولود خوان سے مراد جو مولود شریف پڑھے۔(۱۱)

میلاد النبیﷺ کے حوالے سے مولانا حامد علی خاں کہتے ہیں

پیغمبر اسلام کی ولادت مبارک کی یادگار، جلسوں یا جشن کی صورت میں عموماً ربیع الاول کے مہینے میں منائی جاتی ہے۔نسبتاً جدید تہوار بن گیا ہے۔خصوصاً مولود شریف کے نام سے ہر زمانے میں برکت کے لئے مناتے تھے۔ میلاد النبیﷺ کی ابتداء اربیل کے سلطان مظفر کے دور میں ہوئی (۱۲)

مولود شریف

اصطلاح میں وہ کتاب جس میں پیغمبر اسلام کی لادت باسعادت کا حال بیان کیا جائے (۱۳)

موضوع سخن آپ حضور کی ولادت کے علاوہ آپ کے ارشادات، معاملات، احوال، آل اولاد کے احوال واقعات (شہادت کربلا) حضور اکرمؐ سے عقیدت و محبت، روضۂ اقدس کی زیارت کی خواہش، والہانہ عشق و محبت، ہجر و فراق شفاعت اور دعائیہ کیفیت بیان کی جاتی ہے۔

نعت اور مولود میں فرق

نعت وہ صنف جس میں حضور اکرمؐ کے اُوصاف حمیدہ بیان کیئے جائیں، مولود ایسے اشعار جن میں حضورؐ پُرنور کی ولادت باسعادت کا بیان ہو۔

دراصل مولود شریف کی صنف میلا د النبیؐ کے حوالے سے سامنے آتی ہے۔اس لئے اس نظم کا نام مولود کے نام سے ہی سامنے آیا ہے ورنہ مولود شریف نعت کا ہی حصہ ہے۔ بیان کے اعتبار سے شاعر کا موضوع سخن محدود نہیں بلکہ وہ ہر موضوع پر طبع آزمائی کرتا ہے۔

اُمید ملتانی ''مدنی سیئں سلطان'' میں کہتے ہیں

قدیم سرائیکی ادب کے تحریری نمونے آج بھی ہمیں کسی نہ کسی شکل میں مل جاتے ہیں جن میں نور نامے، معراج نامے، حلیہ نامہ، مولود نامہ، درود نامہ اور نعتیہ سہرے کے تخلیقی مزاج کو دیکھ کر ہمیں اپنی قدیم سوچ کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔

قدیم زمانے میں صوفیاء کرام اور مشائخ کی محفلیں منعقد ہوتی تھیں۔اوران محفلوں میں واعظ ونصیحت کے ساتھ ساتھ مولود خوانی بھی ہوتی تھی۔مولود خوان، نعت خوان اپنا اپنا نذارنہ عقیدت پیش کرتے تھے۔اسکے علاوہ گھروں میں بھی مولود خوانی ہوتی تھیں اور یہ محفلیں معراج شریف کی تقریبات کے سلسلے میں منعقد کی جاتی تھیں(۱۴)

جاوید احسن خان'' نعتیہ شاعری کا تنقیدی مطالعہ'' میں کہتے ہیں ہر زبان کے ابتدائی ادب کی طرح ہماری ابتدائی نعتیہ شاعری بھی عوامی مزاج اور لوک ثقافت سے متاثر دکھائی دیتی ہے۔میلاد کی محفلیں ہماری مذہبی زندگی کا

---

i) آنخضرت کی ولادت کی تاریخ ۱۲ ربیع الاول ہے۔گویا مسلمانوں کا تہوار ۱۲ ربیع الاول آنخضرت کی ولادت اور وفات دونوں واقعات کی یادگار ہے۔
۱۳۲۷ھ میں ملک شام وعرب میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس دن کو''عیدالمولود النبی الانور'' کے نام سے تمام اسلامی تہواروں سے زیادہ شاندار تہوار بنایا جائے۔اس تحریک کی گونج ہندوستان (پاک وہند) اور دیگر اسلامی مما لک میں بھی پہنچی اور مسلمانان ہند نے ۱۳۲۸ھ میں مختلف شہروں میں اس روز عید منائی۔نوتعلیم یافتہ حضرات اور قدامت پسند بزرگوں نے متفقہ جلسے کئے اور آنخضرت کی مقدس زندگی پر زوردار تقریریں کیں۔اس تہوار کا نام بارہ وفات کے بجائے عید مولود مشہور کرنے کی کوشش کی گئی۔
محبوب عالم منشی، اسلامی انسائیکلو پیڈیا اخبار پیسہ، لاہور ۱۹۳۹، ص ۱۳۰

ii) مولود: اس سے مراد ربیع الاول کی بارہویں تاریخ ہوتی ہے جو آنخضرتؐ کی ولادت کا دن ہے۔اسے مولود النبی بھی کہتے ہیں۔ ہندوستان (پاک وہند) اور مصر میں اس کا بہت چرچہ ہے۔ ہندوستان (پاک وہند) میں اس روز آنخضرتؐ کے حالات مجالس میں سنائے جاتے ہیں اور اس میں آپ کی تعریف میں نعتیں بھی پڑھی جاتی ہیں اور درود شریف کا ورد بھی کیا جاتا ہے۔
محبوب عالم منشی، اسلامی انسائیکلو پیڈیا، پیسہ اخبار، لاہور ۱۹۳۹، ص ۲۶۷

اہم جزو رہی ہیں جنہیں شایان شان طریقے سے سجایا اور میلا د پڑھا جاتا ہے۔اس مذہبی کلچر میں فطری طور پر ہماری ابتدائی نعتیہ شاعری حلیہ وشمائل ،معراج ومعجزات، درجات وفضائل ،طلبِ لطف وکرم، ذکر جود وسخا،شوقِ زیارت، اظہار عقیدت اور تمنائے قرب کے گرد گھومتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس دور میں معراج نامے،نور نامے،حلیہ نامے، شمائل نامے،مولود نامے،وفات نامے وغیرہ عام لکھے گئے اور گھر گھر مقبول ہوئے۔(۱۵)

سجاد حیدر پرویز''سرائیکی زبان وادب کی مختصر تاریخ''میں مولودشریف کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں

بیسوی صدی عیسوی کا پہلا نصف ایسا دور ہے کہ سرائیکی علاقے کے ہر شہر اور ہر قصبے میں معروف نعت گو شعرا جم غفیر نظر آتے ہیں

ضلع مظفر گڑھ کی مثال لیجئے مولودشریف اور''نعت'' لکھنے والے شاعروں میں مولوی مسکینؔ ،میرن شاہ فقیر مسافرؔ،منشی محمود کوٹی ،غلام سیت پوری ،نور جعفری ،عبرتؔ ، جانباز جتوئی وغیرہ کے نام آتے ہیں(۱۶)

سجاد حیدر پرویز نے اپنی کتاب''سرائیکی زبان وادب کی مختصر تاریخ''میں مظفر گڑھ کی نسبت سے صرف ضلع کے مولود گوشعراء کے نام گنوا دیئے ہیں جبکہ دوسرے مولود گوشعرا کی مولودشریف کی اشاعت ،اشاعتی ادارے،سن اشاعت اور صفحات تک کا ذکر نہیں کیا۔انہوں نے نعت اور مولود گوشعرا کو ایک ہی فہرست میں درج کیا ہے۔(۱۷)

''سرائیکی ادب دی مختصر تاریخ''میں سجاد حیدر پرویز کا صرف ایک حوالہ درج ہے

۱۸۹۲ءغلام قادر ملتانی کا تولد نامہ(۱۸)

سرائیکی ادب کا دامن مولودشریف سے بھرا پڑا ہے مگر کسی کتاب میں مولودشریف کی نہ ہی کوئی باقاعدہ تاریخ بیان کی گئی اور نہ ہی مکمل تعریف اور نہ ہی کوئی باقاعدہ تحقیق ،تنقید اور مضمون سامنے آیا ہے۔جبکہ طبع شدہ مولودشریف کی تعداد کئی ہے اور قلمی مولودشریف کی تعداد اس سے الگ ہے۔

غوث محمد شاہ بھکروی کی مولودشریف قلمی ہے جو تحقیق ومطالعے کے دوران بھکر سے دستیاب ہوئی ،یہ قدیم دور کے موٹے کاغذ پر کالی سیاہی اور سادہ قلم سے تحریر ہے۔تحریر سادہ ہے اور اُردو رسم الخط میں ہے تحریر شاعر کے اپنے ہاتھ کی ہے،مکمل صفحات کی تعداد ۴۷ ہے جبکہ ایک ورق الگ ہے اور بوسیدہ ہے۔اور اسکی عبارت مکمل طور پر نہیں پڑھی جاسکتی۔شروع کے صفحات نہ ہونے کی وجہ سے پہلے صفحے پر مولودشریف نامکمل ہے۔اسکے صرف تین بند موجود ہیں۔مولودشریف کے کل صفحات ۴۹ بنتے ہیں۔پہلے صفحے سے مولود نمبر ا کا شمار مکمل مولودشریف سے کیا گیا ہے۔کل مولودشریف کی تعداد ا۳ ہے جس میں چند اُردو مولودشریف اور مولود شہادت بھی شامل ہیں

۱- مولود شریف ۱ تا ۷، ۱۰ تا ۱۴، ۲۰ تا ۲۴، ۲۶، ۲۷ سرائیکی میں ہیں

۲- مولود شریف ۸، ۹ اور ۱۶ تا ۱۹، ۲۵ اردو میں ہیں

۳- مولود شریف ۱۵ عربی، فارسی، سرائیکی الفاظ میں ہے

۴- مولود شہادت ۲۸ تا ۳۱ ہے

مولود شریف ۲۵ اُردو میں ہے۔ جسکا صفحہ نہ ہونے کی وجہ سے نامکمل ہے، ۲۶ سرائیکی میں نامکمل، ۳۱ سرائیکی میں نامکمل ہے۔

مصنف کا نام غوث محمد شاہ ہے جس کا عرصہ حیات ۱۳۰۴ھ تا ۱۳۵۱ھ تک پھیلا ہوا ہے۔ اس نسخے کو ہم سرائیکی شاعری کی اہم صنف مولود شریف، نعت، منقبت میں شمار کر سکتے ہیں۔ اس قلمی نسخے کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوسکتی ہے جو یہ صنف ابتدائی مراحل میں کس نوعیت کی تھی اور اب کس شکل میں ہے۔ مخطوطے کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے جو شاعر موصوف نے اردو زبان کی زیادہ تقلید کی ہے، اردو افعال، ضمائر اور ترکیبیں استعمال کی ہیں۔ ہر مولود شریف کی تعداد بند مختلف ہے۔ کسی مولود شریف میں دس اور کسی میں پندرہ اور کسی میں انیس بند ہیں۔ کسی مولود شریف میں صرف پہلا شعر درج ہے مکمل بند سے مولود شروع نہیں ہوتی جبکہ کچھ مولود شریف غزل کی طرز پر لکھی گئی ہیں اور کچھ کافی کے رنگ میں ہیں اور کچھ چار چار مصروں پر مشتمل بند کی شکل میں ہیں۔

---

i) انیسویں صدی عیسوی کا آخر اور بیسویں صدی کا پہلا نصف غوث محمد شاہ کا سنِ پیدائش ۱۸۸۶ء اور سنِ وفات ۱۹۳۳ء ہے اس طرح شاعر موصوف کا دور یہی بنتا ہے۔

ii) اگر چہ اس کتاب کا مصنف کوئی مستند شاعر نہیں ہے اور نہ ہی سرائیکی شعراء کے تذکرے میں اس کا کوئی ذکر آتا ہے۔ فنی اعتبار سے ان کی شاعری میں خاصے سقم اور عروض کی خامیاں موجود ہیں۔ پر اس مخطوطے کی اہمیت ایک قدیم قلمی نسخے سے تسلیم کی جاسکتی ہے۔ اس نسخہ کا سن تصنیف موجود نہیں، مخطوطہ شاعر کے اپنے ہاتھ کا معلوم ہوتا ہے۔ مخطوطہ بھکر سے شاعر موصوف کے نواسے اشفاق قریشی سے دستیاب ہوا ہے انہی کے توسط سے شاعر کا نام تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات معلوم ہوئی ہے۔

نمونہ کلام

(۱)

حُسن سجن کسی جانہ سماوے　　کر گونگٹ سے رنگ بناوے
شاہ تھی عرب عجم وچ آوے　　اَحد سے احمدؐ اَکھ سناوے

(۲)

محمدؐ کی جلوہ نمائی نہ ہوتی　　تو داریں میں روشنائی نہ ہوتی
خدا اگر محمدؐ کو پیدا نہ کرتا　　قسم ہے خدا کی خدائی نہ ہوتی
محمدؐ کا کلمہ نہ پڑھتے مسلمان　　تو دونوں جہاں کی صفائی نہ ہوتی
گر اِیمان صدیقؓ اکبر نہ لاتے　　حقیقت میں حاجت روائی نہ ہوتی

(۳)

لایو مہندی روز حشر دی　　میں تاں باندی حسینؑ دے در دی
سدا کربل دو اساکوں تانگے　　لگی درد وچھوڑے دی سانگے
ڈنگیا عشق ماہی والے نانگے　　ڈتی جند علیؑ اکبرؓ دی

حضورﷺ کا منصب اور عظمت بے مثال ہے۔ آپ اعلیٰ وارفع، افضل البشر، نورِ پُر نور، امام الانبیا، خیر الورا، راہ نما اور وجہ تخلیق کائنات ہیں

واہ شان بلند نبیؐ دا　　کیا کراں میں بیان عربیؐ دا
اُوہے خاصہ دوست رب دا　　اوہے شافعی روز جزا دا
نئیں حسن جمال دا ثانی　　سَے یوسفؑ جیئں دربانی
ایہا خبر صحیح فرقانی　　تو ہیں مالک ہل عطادا
شاہِ انبیاء محمدؐ　　ماہ اصفیا محمدؐ
راہِ حق نماء محمدؐ　　صلوہ علی محمدؐ

مائے نی مائے محمدؐ آیا سر تے چھتر لولاک جھولایا
کُل نبیاں سر تاج محمدؐ اُمت عاصی دی لاج محمدؐ

معراج شریف

شاعر موصوف نے معراج شریف کے حوالے سے حضور اکرم ﷺ کا معراج شریف پر تشریف لے جانے اور وہاں سے واپس آنے کے تمام واقعات کو اپنے اشعار میں یوں بیان کیا ہے

اج رات وصال دی رات عجب میں صدقے ایسی رات کنوں
اس را ت دی بات نبات عجب میں صدقے ایسی رات کنوں

معراج شریف کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کی عرش پر آمد اور انکے استقبال، تعظیم اور شان مبارک کے جو واقعات رونما ہوئے شاعر نے ان کو خوبصورت لفظوں میں اسطرح بیان کیا ہے

حوراں جوڑ قطاراں آون نور تیڈے تو دید نہ چاون
صلی علٰی دے پئے سہرے گاون رب اساکوں دوست ملایا ہے
عرش اُتے جاں گیا سردارے کمبدا عرش نہ کرے قرارے
آون محمدؐ دا ہویا اظہارے نعلین کوں چا لہایا ہے

مولود شریف کے آخر میں نہایت عاجزی وانکساری سے کہتے ہیں

فقیر کو شوق نبی دا کاری روندا راہسی ہا عمر ساری
چا ڈیکھا دیدار ہک واری ایہہ عاجز تیڈا دایا ہے

عاشق کے دل پر جو کیفیت گذرتی ہے اور وہ جس روحانی اور وجدانی تجربوں سے گزر سکتا ہے ''مولود شریف'' اس کے اظہار کا نام ہے، مشتاقی وناصبوری، طلب ومحرمی، ذوقِ حاضری وحضوری، عاجزی، التجا اور دُعا کی صورت میں نمایاں ہے۔

طلب ومحرومی

مبارک چہرہ ڈکھلا چا محمدؐ یارسول اللہ
میں لڑھدی کون کندھی لا چا محمدؐ یارسول اللہ

مشتاقی وناصبوری

مبارک ڈہینہ اُوہو ہوسی ماہی اکھیں تے قدم ڈیسی
محبت نال بلویسی محمدؐ یارسول اللہ

شاعر نے اپنے اس لطیف فن کے اظہار کی زبان سادہ، بیان پُر تاثر اور جذبات نہایت عقیدت مندانہ اور عاجزانہ رکھے ہیں

دیوانی کوں نمانی کوں پاؤ خیرات باہنی کوں
گھولاں جند جانی توں محمدؐ یارسول اللہ

ہجرو فراق

میڈا اے حال ہے سایاں سوہنے باجھوں میں مر گیئاں
غماں ڈکھاں وچ پیئاں محمدؐ یارسول اللہ

ذوق حاضری وحضوری

میڈا اے حال ہے سایاں سوہنے باجھوں میں مر گیئاں
غماں ڈکھاں وچ پیئاں محمدؐ یارسول اللہ
ہجر تیڈے کیتے ماندا سوہنے باجھوں میں مر گیئاں
مدینے کان دل ماندا محمدؐ یارسول اللہ

روضۂ رسولؐ کی حاضری ہر مسلمان کے دل کی تمنا اور حضور اکرمؐ کی نظرِ کرم اُس کے دل کی خواہش ہے اضطرابِ ہجر، نالہ وفریاد، خواہش بے تاب، کہ درِ مصطفیٰؐ پر حاضری دیں تا کہ دل کو سکون اور آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہو۔

شاعر کی فیصح البیانی اور قادرالکلامی ہے جو حضور اکرم ﷺ کی تعریف و توصیف اور مقام و عظمت کو تشبیہ اور استعارے میں اس طرح پرویا ہے

جلوہ شمس کمال تیریدا روز بروز سوایا ھے
فیض تیرے وچ شہر مدینے غوغا آن مچایا ھے
مطلع نور انوار الٰہی مخزن راز رموز کمائی
واہ واہ پردہ پاڑ سیائی شمس جمال وکھایا ھے

شاعر نے اپنے اس لطیف فن کے اظہار کی زبان سادہ، بیان پُر تاثیر اور جذبات نہایت عقیدت مندانہ اور عاجزانہ رکھے ہیں

مبارک چہرہ ڈکھلا چا محمدؐ یارسول اللہ
میں لُڑھدی کوں کندھی لا چا محمدؐ یارسول اللہ
دیوانی کوں نمانی کوں پاو خیرات باہنی کوں
گھولاں جند جانی تو محمدؐ یارسول اللہ

حضور اکرم ﷺ کی مدح سرائی کا ایک اہم موضوع ''شفاعت'' ہے۔ تمام شعراء نے راہ نجات کے لئے اِسے موضوع سخن بنایا۔ سرور کونین ﷺ کی ذات لولاک، رحمتہ اللعامین، شفع المظمیں، خیرالورا اور شافع روز حشر ہے۔

یعنی روز آخرت ہم گنہاہ گاروں اور خطا کاروں کی آپ ﷺ شفاعت فرمائیں گے اور اِنہی کی چشم شفقت و رحمت سے ہمیں نجات مل پائے گی۔

جڈاں دوزخ دا بھڑ کار ہوسی بھڑکار کنوں کڑکار ہوسی
جد روز قیامت آویگا سب مِرسل سجدے جاویگا
اُوتھ احمدؐ جلوہ پاویگا جھڑا ضامن غم ور دا ھے
جان روز حشر تھڑتھل ہوسی بدکار نیکاندی کل پوسی
اوتھ سول سہم پل پل ہوسی جتھ زر نہ زور درہم دا ھے

حضورﷺ کی مدح سرائی اور نذرانہ عقیدت اصل میں شاعر کا اظہار عشق ہے۔اس طرح سلام ومناقب تحریر کرنا اور محبت اہل بیت سے سرشار ہوکر لکھنا شاعر موصوف کی حُبِ آل محمدیؐ ہے

سلام اُس پر کہو اِس جہ نبی دا خاندان آیا
مثل شکل ہے پیغمبر دی عجب پہلوان آیا
جڈاں اکبرؓ چلیا میدانِ مَلک سارے ہوئے حیران
پئیے لرزن زمین آسمان قیامت دا سامان آیا

ذکر اہل بیت میں ''سلام'' اور وہ بھی مولودشریف میں، ایک منفرد جہت شعری ہے۔شاعر کا اسلوب پرتاثیر اور زبان سادہ ہے۔

سلام اُس پر علیؑ اکبرؓ جاں خیمے توں وداع کیتا
طرف میدان دے آکر شکر رب دا ادا کیتا
او ہم شکلے رسولؐ اللہ طرف میدان دو چلا
آکھے تقدیر یااللہ تیرے بندے وفا کتیا

حضرت امام حسینؑ کے حضور ہدیہ نیاز شاعر کی مدحِ اہل بیت کا بھرپور اظہار ہے۔

میکوں سک تاں اوں صابر شاہؒ دی ہے
سئیں کربل مقتل گاہ دی ہے

دل صادق سمجھ سلامی ہے جنیدا ناناں عرش مکامی ہے
پیّو حیدرؓ شیر مدامی ہے جند فاطمۃالزہرہؓ دی ہے

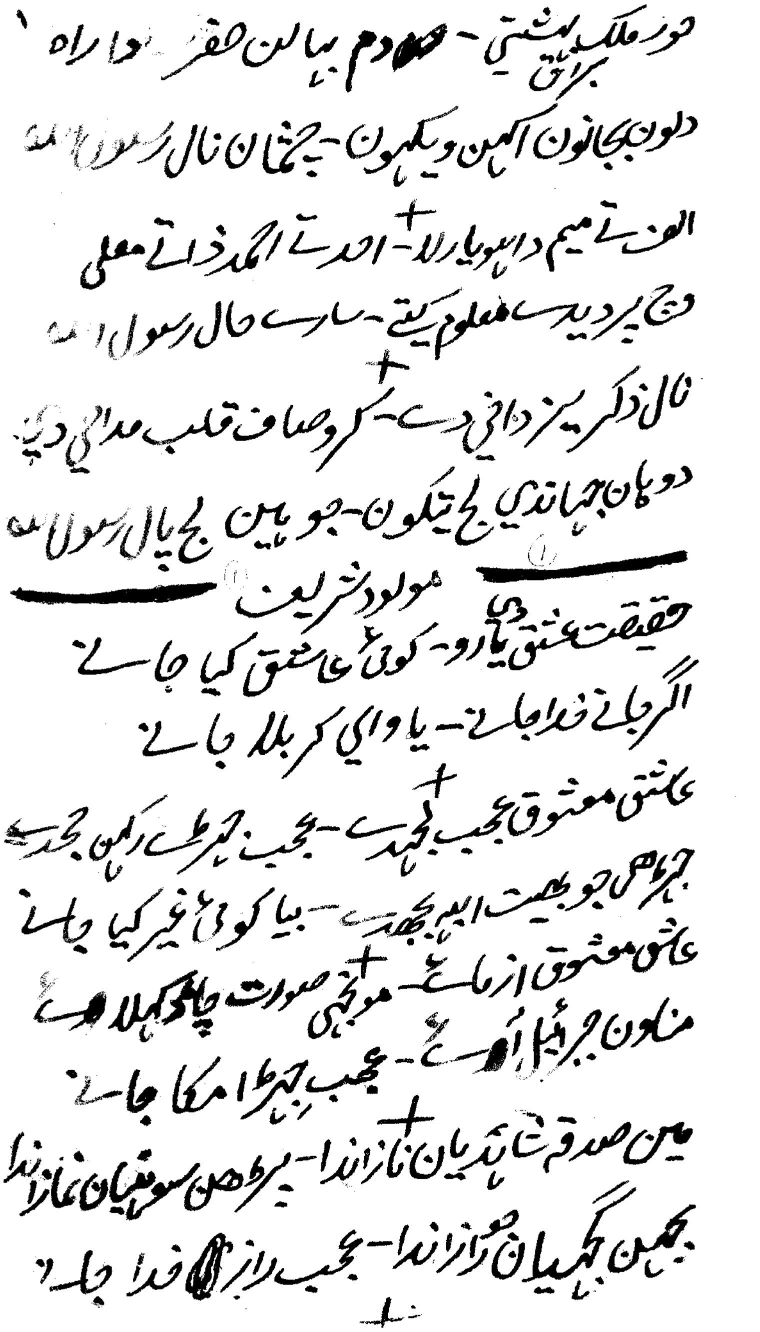
الف تے میم دا ہویا رلا - احد تے احمد ذات تے معنی
وچ پردیس معلوم کیتے - سارے حال رسول اللہ
دو ہاں جہاں اندی لج تیکوں - جو ہین لج پال رسول اللہ
مولود شریف
حقیقت عشق دی یارو - کوئی عاشق کیا جانے
الگر جانے خدا جانے - یا وائی کربلا جانے

مولودشریف قلمی کا پہلا صفحہ

سر بن امت نہ تھیوین بیدار - علا میاں محمد

(۴۷)

فقیر غریب، دی آس پوجیسو

مولا برکت چہار دیار - علے میاں محمد

مولود شریف قلمی کا آخری صفحہ

حوالہ جات

۱) انٹرویو، اشفاق قریشی (نواسہ غوث محمد شاہ) سکنہ بھکر

۲) غوث محمد شاہ کے کتبے کی تحریر جو بھکر کے قدیمی قبرستان مخدوم عثمان سے حاصل کی گئی ہے

۳) ابوالنصر محمد خالدی، تقویم ہجری وعیسوی، انجمن ترقی اردو کراچی، پاکستان، ۱۹۷۴ء، ص: ۶۶

۴) نورالحسن نیر مولوی مرحوم، نورالغات (جلد سوم) سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۴۹ء، ص: ۱۵۲۵

۵) حسن الغات، فارسی-اردو، اورنٹیل بک سوسائٹی، لاہور، ص: ۹۰۸

۶) سید قاسم محمود، شاہد کار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، الفیصل ناشران کتب، لاہور، ص: ۱۵۲۳

۷) مسرور کیفی، جمال حرم، ادارہ فروغ ادب، کراچی ۱۹۸۱ء ص: ۱۳

۸) جاوید احسن خان، فی احسن تقویم، سلیمان اکیڈمی، دیرہ غازیخان، ۱۹۹۷ء، ص: ۸۷

۹) ابنِ اثیر، تاریخ کامل

۱۰) نورالحسن نیر مولوی مرحوم، نورالغات (جلد سوم) سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۸۹ء، ص: ۱۴۰۳

۱۱) فیروزالغات، فیروزسنز، لاہور، کراچی، ص: ۶۶۴

۱۲) مولانا حامد علی خان، اردو جامع انسائیکلوپیڈیا (جلد دوم) شیخ نیاز احمد، لاہور، ص: ۱۶۷۹

۱۳) نورالحسن نیر مولوی مرحوم، نورالغات (جلد سوم) سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۸۹ء، ص: ۱۴۰۳

۱۴) امید ملتانی، مدنی سئیں سلطان سرائیکی ادبی مجلس ادب، ملتان ۱۹۸۸ء، ص: ۲۱

۱۵) جاوید احسن خان، فی احسن تقویم، سلیمان اکیڈمی، دیرہ غازیخان، ۱۹۹۷ء، ص: ۸۷

۱۶) سجاد حیدر پرویز، سرائیکی زبان وادب کی مختصر تاریخ، مقتدرہ قومی اسلام آباد ۲۰۰۱ء، ص: ۱۰۹

۱۷) سجاد حیدر پرویز، سرائیکی زبان وادب کی مختصر تاریخ، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۱، ص: ۱۰۸ تا ۱۱۳

۱۸) سجاد حیدر پرویز، سرائیکی ادب دی مختصر تاریخ، سرائیکی پبلی کیشنز، مظفر گڑھ، ۱۹۸۶ء، ص: ۸۰